REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

روزنامہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۰ انئے پیسے

۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

الفضل ربوہ

جلد ۵۱/۱۶ ۳۱ ظہور ۱۳۴۱ ہش ۳۱ اگست ۱۹۶۲ء نمبر ۲۰۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نخلہ —

نخلہ ۲۹ اگست بوقت دس بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند ٹھیک آگئی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ربوہ کا موسم

ربوہ ۳۰ اگست (۹ بجے صبح) آج صبح سات بجے یہاں تیز چھینٹا پڑا۔ مطلع ابر آلود ہے۔ اور ٹھنڈی ہوا چلنے کے باعث موسم بہت خوشگوار ہے۔ گزشتہ رات بھی فضا میں خنکی کے باعث کافی ٹھنڈک تھی ÷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے دلوں میں نیت کرو کہ تم بہر طور دین کی خدمت کروگے

خدا کے نزدیک اُسی کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے

"ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔"

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔"

(الحکم جلد ۳ ۳۲ ۵-۲-۰-۵)

"مغربی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کرنیوالے"

کوثر نیازی کو "دعوت دہلی" کا جواب

پچھلے دنوں لاہور میں مولوی کوثر نیازی" نے جو مودودی صاحب کے سرگرم حامی ہیں سیرۃ النبیؐ کے جلسہ میں کہا تھا کہ

"جو لوگ مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں انکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔"

اس کا جو جواب جماعت اسلامی (ہند) کے نقیب معاصر دعوت" (دہلی) نے اپنے ایڈیٹوریل دیا ہے بلاتبصرہ "صدق جدید" لکھنؤ سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"…. اگر مختلف زبانوں کے ماہر ایک ہزار علماء بھی ہوں تو وہ صرف افریقہ میں بہت آسانی سے کھپ سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ایسے علماء ڈھونڈنے سے نہیں ملتے۔ البتہ ایسے علماء کی کمی نہیں جو اپنی جیب بھرنے کے لئے کام کرنے والوں میں کیڑے نکالتے ہیں۔ اور فتوے لگا کر ان کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لاہور کے ایک جلسہ میں سیرۃ النبیؐ پر تقریر کرتے ہوئے ایک مولانا نے علماء کو مشورہ دیا …. ایک دوسرا فرقہ یورپ اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام ضرور انجام دے رہا ہے۔ اس نے بہت سی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے۔ اسکول کھولے۔ جگہ جگہ مسجدیں تعمیر کیں۔ ہر زبان کے اخبار اور رسالے شائع کئے۔ عیسائیوں اور دہریوں کی کانفرنسوں میں پہنچکر انہیں اسلام سے روشناس کرایا۔ ریڈیو پر اسلام پر تقریریں کیں۔ عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ ہر زبان میں اسلام پر لٹریچر شائع کیا مگر اس طبقے کے بارے میں انہی مولانا صاحب کا ارشاد ہے کہ جو لوگ مغربی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں گویا علماء کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ وہ کچھ نہ کریں مگر کرنے والوں پر فتوے جڑتے رہیں۔"

(بحوالہ صدق جدید ۲۴ اگست ۱۹۶۲ء)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں نئے سال کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۲ء سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا۔ داخل ہونے والے طلباء معہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ و داخلہ فارم اپنے گارڈین کی معیت میں پیش ہوں ÷ (پرنسپل)

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں فرسٹ ایر بی۔اے (پاس کورس) کا داخلہ ۵ ستمبر سے شروع ہوگا۔ اور دس روز تک جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۶۲ء تک ارسال کریں۔ فارم اور پراسپکٹس دفتر کالج سے طلب فرمائیں۔

انگلش ریاضی۔ عربی اور اسلامیات بی۔اے (آنرز) کا بھی انتظام ہے۔ گیارھویں کلاس کا داخلہ یکم ستمبر سے دس ستمبر تک ہوگا۔ انٹرویو صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

پبلشر: روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ... سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱۔ اگست ۶۲ء

تقویٰ کی راہ اختیار کرو کیونکہ یہی شریعت کا خلاصہ ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"ان کو چاہیئے کہ وہ تقوےٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقوےٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقوےٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلےٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین۔ گویا اللہ تعالےٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا جیسا کہ فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ پس جس حال میں تقوےٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے۔ تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقوےٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۸-۱۰۹)

حقیقت یہ ہے کہ دین اسلام کی بنیاد ہی تقوےٰ پر ہے اور قرآن کریم کے آغاز ہی میں اس امر کو واضح کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ذٰلک الکتٰب لاریب فیہ هدًی للمتقین۔

یعنی یہ کتاب (قرآن مجید) متقین کی ہدایت کے لئے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف متقین ہی ان ہدایات پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں اور فلاح پا سکتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان ہدایات پر بغیر تقوےٰ کے عمل کرنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں۔۔۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰة ومما رزقنٰهم ینفقون۔

یعنی متقی لوگ وہ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا ہے اس کو راہ اللہ خرچ کرتے ہیں۔ اب ایک انسان منہ سے لاکھ کہے کہ میں اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتا ہوں مگر اس کا دل خشیۃ اللہ سے محروم ہو اسی طرح ایک شخص لاکھ نمازیں پڑھے اور لاکھوں کروڑوں روپیہ بظاہر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اگر اس کا دل تقوےٰ سے خالی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

"والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرة هم یوقنون۔

یعنی وہی لوگ متقی ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو ہم نے اے رسول تم پر اتارا ہے اور جو ہم نے تم سے پہلے اتارا ہے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

اگر کوئی لاکھ کہے کہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور پہلے تمام نبیوں پر ایمان رکھتا ہوں مگر وہ دل سے ایسا نہیں کرتا بلکہ محض ظاہرداری سے ایسا کرتا ہے تو اس کو ایسے ایمان سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ الغرض جب تک کوئی انسان تقوےٰ سے غیب پر ایمان نہیں لاتا۔ تقوےٰ سے نماز قائم نہیں کرتا۔ تقویٰ سے فی سبیل اللہ خرچ نہیں کرتا۔ تقوےٰ سے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لاتا اور نہ پہلے نبیوں پر تقوےٰ سے ایمان لاتا ہے۔ اور آخرت پر یقین نہیں کرتا اس وقت تک اس کو ایسے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ اس کو نماز و انفاق کا کوئی فائدہ ہے۔ اور نہ وہ ان لوگوں میں شامل ہوتا ہے جن کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اولٰئک علٰی هدًی من ربهم واولٰئک هم المفلحون۔

یعنی یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نفس انسانی کی تین حالتوں کا جو قرآن کریم سے واضح ہوتی ہیں ذکر فرمایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ نفس انسانی کی تین حالتیں ہیں۔ ایک امارہ دوسری لوامہ تیسری مطمئنہ۔ نفس امارہ کی حالت میں انسان شیطان کے پنجہ میں گویا گرفتار ہوتا ہے اور اسکی طرف بہت جھکتا ہے۔ لیکن نفس لوامہ کی حالت میں وہ اپنی خطاکاریوں پر نادم ہوتا اور شرمسار ہو کر خدا کی طرف جھکتا ہے۔ مگر اس حالت میں بھی ایک جنگ رہتی ہے۔ کبھی شیطان کی طرف جھکتا ہے اور کبھی رحمان کی طرف۔ مگر نفس مطمئنہ کی حالت میں وہ عباد الرحمٰن کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے اور یہ گویا ارتفاعی نقطہ ہے جس کے بالمقابل نیچے کی طرف امارہ ہے اس میزان کے بیچ میں لوامہ ہے جو ترازو کی زبان کی طرح ہے۔ انخفاضی نقطہ کی طرف اگر زیادہ جھکتا ہے تو حیوانات سے بھی بدتر اور ارذل ہو جاتا ہے اور ارتفاعی نقطہ کی طرف جس قدر رجوع کرتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ کی طرف قریب ہوتا جاتا ہے۔ اور سفلی اور ارضی حالتوں سے نکل کر علوی اور سماوی فیضان سے حصہ لیتا ہے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۹-۱۱۰)

دراصل یہ تین حالتیں انسان کے تقویٰ کے مطابق ہی ظاہر ہوتی ہیں۔ ایک انسان جو نفس امارہ کا غلام ہے وہ خواہ بظاہر کتنا ہی "خدا خدا" کرے نمازیں پڑھے۔ فی سبیل اللہ خرچ کرے۔ وحی الٰہی پر ایمان کا اقرار کرے مگر چونکہ اس کے دل میں تقوےٰ نہیں ہے اور وہ یہ تمام کام محض دکھاوے یا فریب کے لئے سرانجام دیتا ہے اسکی حالت حیوانوں سے اوپر نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ حیوانوں سے بھی بدتر ہے۔ حیوانوں کا تو ظاہر و باطن ایک ہوتا ہے اور کوئی شخص اس سے دھوکا نہیں کھا سکتا۔ ایک حیوان اگر آپ پر حملہ کرے تو آپ آسانی سے اسکے حملے سے بچ سکتے ہیں کیونکہ اس کا حملہ آپکو سامنے نظر آ رہا ہے۔ لیکن ایک شخص جو درپردہ تو نفس امارہ کا غلام ہے مگر دینداری کے لباس میں نظر آتا ہے وہ سخت خطرناک ہوتا ہے۔ ایسا شخص حیوانوں سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

نفس لوامہ سے بھی وہی شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے جس کے دل میں تقویٰ ہو۔ ورنہ وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ نیک خیال اسکے دل میں آتے ہیں۔ شرم و حیا اور غیرت ابھرتی ہے مگر تقوےٰ نہ ہونے کی وجہ سے وہ ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا۔ بلکہ وہ اس آواز کو دبا دیتا ہے جو اسکے دل سے اٹھتی ہے اور سراسر پتھر بن جاتا ہے اور بالآخر وہ نفس لوامہ کا ہی گلا گھونٹ دیتا ہے اور سفلہ پن میں حیوانات سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ ایسا شخص سوسائٹی کے لئے ایک پھوڑا ہوتا ہے کیونکہ اس سے معصوم لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں اور اس کے شر کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ہزاروں لاکھوں انسان دنیا میں خاص کر آج کل موجود ہیں جو محض اپنی شریر النفسی کی وجہ سے دنیا کمانے ہی کو اپنا کمال سمجھتے ہیں۔ اکثر بظاہر وہ نیک نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں مکمل شیطان ہوتے ہیں بعض حقیقی نیک لوگ ان کے شر کی وجہ سے ان سے ڈرتے ہیں اور وہ اپنے شر میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ یا تو ان کے دل میں تقوےٰ پیدا ہو جائے اور وہ واقعی نیک بن جائیں اور یا وہ پورے شقی القلب بن جاتے ہیں اور ان کے ماحول سے لوگ بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور صرف وہی لوگ ان سے تعلق رکھتے ہیں جو یا تو ان سے ڈرتے ہیں کہ ہمیں نقصان نہ پہنچائے اور یا وہ بھی انہی کے رنگ میں رنگے ہوتے ہیں۔

اسی طرح بغیر تقوےٰ کے نفس لوامہ بھی انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا اور وہ کبھی اس جنت کو حاصل نہیں کر سکتا جس کو نفس مطمئنہ کا نام دیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

"یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الٰی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبٰدی وادخلی جنتی۔

(سورہ فجر $\frac{28}{31}$)

یعنی اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔ خوش ہونے والا پسند کیا گیا۔ پھر میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے؟

99

لنڈن میں تبلیغ اسلام

چار افراد کا قبول اسلام ۔ مختلف سوسائیٹیوں میں تقاریر ۔ لٹریچر کی اشاعت

از بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد لنڈن

ماہ اپریل تا جون ۱۹۶۳ء کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کی توفیق بخشی۔ اس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار افراد اسلام میں داخل ہوئے۔ جن میں سے ایک مسٹر webster ہیں۔ مسٹر webster ہائیڈ پارک لنڈن کے مشہور مقرر ہیں۔ آپ نے سترہ سال کی عمر سے ہائیڈ پارک میں تقاریر شروع کیں۔ آپ کا مطمح نظر اس وقت عیسائی مبلغ بننا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور احمدیت کی آغوش میں لانا چاہتا تھا۔ آج سے تین سال پہلے یہ آسٹریلیا میں قرآن مجید کے مطالعہ سے مسلمان ہو گئے اور آسٹریلیا کے پارکوں میں اسلام پر تقاریر کا سلسلہ شروع کیا۔ آسٹریلیا سے یہ ہندوپاکستان اور مڈل ایسٹ گئے اور ۱۹۵۹ء میں چند گھنٹوں کے لئے ربوہ بھی گئے۔ جہاں ان کی ملاقات مسٹر بشیر احمد آرچرڈ سے بھی ہوئی۔ مخالفین کے غلط پروپیگنڈہ کی وجہ سے وہ احمدیت سے متنفر رہے۔ پچھلے سال خاکسار نے ان کو چند تبلیغی خطوط لکھے۔ لیکن انہوں نے جواب دینا پسند نہ کیا۔ پھر خاکسار نے چھ سات کتب بھجوائیں اور مطالعہ کی درخواست کی۔ ان کتب نے ان پر بہت اثر کیا۔ بالخصوص اسلامی اصول کی فلاسفی سے بےحد متاثر ہوئے ان کتب کے مطالعہ کے بعد ان کی خواہش پر ہم نے ان سے ملاقاتوں اور تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند ملاقاتوں اور کتب کے مطالعہ کے بعد انہوں نے خود بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ گزشتہ مارچ میں یہ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ مئی میں انہوں نے ہائیڈ پارک اور لنڈن کے ایک اور پارک میں اسلام اور احمدیت کے موضوع پر تقاریر کا آغاز کیا۔

مسٹر webster کی ہائیڈ پارک میں زبردست مخالفت ہوئی۔ اور ہو رہی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو نہایت اعلیٰ پیرایہ میں مخالفین کو جواب دینے کی توفیق بخشی۔ اب اسلام کی حمایت میں ایک اچھا حلقہ پیدا ہو رہا ہے۔ لنڈن کے ایک دوسرے پارک میں خاکسار بھی ہر اتوار کو تقریر کرتا ہے۔ احباب سے ان کی استقامت اور ازدیادِ ایمان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبلیغ بذریعہ تقاریر

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے متعدد کلبوں میں تقاریر کی توفیق ملی۔ اپریل میں لنڈن کے Appreciation سوسائٹی کے ۲۵ ممبران مسجد آئے۔ مکرم چوہدری رحمت خان صاحب امام مسجد نے ان کو مسجد دکھائی۔ اور مسجد کی مختصر تاریخ و اہمیت بیان کی۔ مکرم امام صاحب نے اس موقعہ پر اسلامی تعلیمات پر تقریر کی اور وضاحت کے ساتھ اسلام کی عالمگیر تعلیم پر روشنی ڈالی تقریر کے بعد لمبے عرصہ تک سوالات و جوابات کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ جس میں خاکسار نے بھی حصہ لیا۔ ممبران کو اسلام کے بارہ میں لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔

(۲) لنڈن کے مشہور عیسائی کلب Toch میں خاکسار نے ۹ اپریل کو تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ جو رات کے بارہ بجے تک جاری رہا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے نجات کے مسئلہ میں بہت دلچسپی لی گئی۔ خاکسار نے تفصیل کے ساتھ از روئے بائیبل یہ ثابت کیا کہ آپ کی وفات ہرگز صلیب پر نہیں ہوئی۔ اس کلب کے سکرٹری (جو کلب کی طرف سے عیسائیت پر تقاریر بھی کرتے رہتے ہیں) کو خاکسار نے اس موضوع پر مسجد میں تقریر کرنے کی دعوت دی جو اس نے اس شرط کے ساتھ قبول کی کہ بجائے کسی مبلغ کے ساتھ بحث کرنے کے کسی عام احمدی سے اس موضوع پر بحث کی جائے۔ اس پر مکرم عبدالعزیز دین صاحب نے فوراً اپنا نام پیش کیا چنانچہ اس سے یہ طے ہوا کہ وہ مسجد آکر یہ ثابت کریں گے۔ کہ مسیح کی موت صلیب پر ہوئی تھی۔ تاریخ مقرر ہو گئی بذریعہ سرکلر اسکی وسیع اشاعت بھی کی گئی۔ لیکن افسوس کہ عین میٹنگ سے ایک دن قبل عیسائی مقرر کا خط موصول ہوا کہ وہ تقریر کے لئے آنے کو تیار نہیں۔ اور نہ ہی آئندہ کسی وقت آسکے گا۔ یہ گویا عیسائیت کی واضح شکست تھی۔ میں نے بعد میں بذریعہ خط دوبارہ اس کو کسی دوسری تاریخ پر مسجد آکر تقریر کرنے کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ اس کے لئے تیار نہ ہوا۔

(۳) مکرم میجر عبدالحمید صاحب نے مورخہ ۱۴ اور ۱۹ اپریل کو ہائیڈ پارک میں تقاریر کیں ان کی بحث ایک یہودی سے بھی ہوئی۔ مکرم میجر صاحب نے اپنی تقاریر میں خصوصاً حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچ جانے کا ذکر کیا۔

(۴) مورخہ ۸ مئی کو خاکسار نے روٹری کلب آف ساؤتھ اینڈ میں تقریر کی۔ ساؤتھ اینڈ لنڈن سے ۴۰ میل دور ہے۔ تقریر کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ متعدد روٹرین کے پتہ جات حاصل کر کے ان کو لٹریچر بھجوایا گیا۔

(۵) ۲۱ مئی کو خاکسار نے روٹری کلب آف کنگز لن Kings Lynn میں تقریر کی۔ یہ شہر لنڈن سے ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تقریر کے بعد لٹریچر تقسیم کیا۔ اس میٹنگ میں ملایا کے دو مسلمان روٹری ممبران بھی موجود تھے۔ انہوں نے اس بات پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ کہ انگلستان کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغین کو اسلام پر تقاریر کی توفیق مل رہی ہے۔ انہوں نے مسجد بھی آنے کا وعدہ کیا۔

(۶) ۲۶ مئی کو خاکسار نے رکاوٹ ہیڈ کوارٹرز میں تقریر کی۔ سوالات و جوابات کا سلسلہ رات کے گیارہ بجے تک جاری رہا تقریر کے بعد لٹریچر تقسیم کیا۔

(۷) مکرم میجر عبدالحمید صاحب نے برج لسٹ میٹنگ میں تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور لٹریچر تقسیم کیا نیز ان کو مسجد آنے کی دعوت دی۔ جو انہوں نے قبول کر لی۔

(۸) ۴ جون کو خاکسار نے روٹری کلب یو مالڈن میں تقریر کی۔ تقریر کے بعد ممبران کلب کو مسجد آنے کی دعوت دی۔

(۹) ۲۰ جون کو خاکسار نے روٹری کلب آف شیپرٹن میں تقریر کی۔ تقریر کے بعد اس کلب کے سیکرٹری نے شکریہ ادا کرتے وقت سامعین کو بتایا کہ اس نے بھی حال ہی میں ایک کتاب اس موضوع پر پڑھی ہے جس میں مصنف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صلیب پر موت سے بچ جانے کا ذکر کیا ہے۔ اس کلب کے ممبران کو بھی مسجد آنے کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کر لی ہے۔ اور اگست کے آخر میں وہ مسجد آرہے ہیں۔

(۱) مکرم امام صاحب نے ایک عیسائی خاندان کو تبلیغ کی۔ یہ خاندان ساؤتھ ہیمپٹن میں رہتا ہے۔ انکو لٹریچر بھی بھجوایا گیا ہے اور خط و کتابت بھی ہو رہی ہے۔

(۲) مکرم امام صاحب نے میئر آف وانڈزورتھ کی طرف سے دیئے گئے ایک عشائیہ میں شرکت کی اور متعدد معززین کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔ خاکسار نے بھی اس دعوت میں شرکت کی۔ مکرم امام صاحب نے میئر سے مل کر ان کی خدمات کو سراہا۔ اور مسجد کی طرف سے ان کے کام پر ان کو مبارکباد پیش کی۔

(۳) مکرم امام صاحب نے اقبال ڈے کے سلسلہ میں ایک میٹنگ میں شرکت کی۔ ترکی سفارت خانہ کے ثقافتی اتاچی کو جماعت کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ نیز مسجد آنے کی دعوت بھی دی۔

(۴) سعودی عرب کے ایک افسر مسجد دیکھنے آئے۔ اور عیسائیت کے مرکز میں مسجد کی خوبصورت عمارت سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا۔ مکرم امام صاحب نے ان کو جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔

(۵) ایک عیسائی پادری مسٹر مائیکل ڈی مسجد آئے۔ ان کے ساتھ دو اور بھی انگریز تھے۔ مکرم امام صاحب و میجر عبدالحمید صاحب نے ان کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ یہ اصحاب مکرم میجر عبدالحمید صاحب کی دعوت پر مسجد آئے تھے۔

(۶) چار طلباء کی ایک پارٹی مسجد دیکھنے آئی۔ میجر صاحب نے ان کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا۔

(۷) استنبول یونیورسٹی کے ایک پروفیسر صاحب مسجد دیکھنے آئے۔ مکرم میجر صاحب نے ان کو لٹریچر پیش کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں سے ان کو روشناس کرایا۔

(۸) ہائیڈ پارک میں مسٹر webster کی تقریر کے بعد چند نوجوانوں اور نو مسلموں کے ساتھ خاکسار نے مسئلہ نبوت پر گفتگو ہوئی۔ اور ان سب کو اس موضوع پر لٹریچر پیش کیا۔

(۹) مکرم میجر عبدالحمید صاحب نے ایک اطالوی جوڑے اور ایک فرانسیسی جوڑے کو متعلقہ زبانوں میں لٹریچر پیش کیا۔ نیز ایک انگریز کرنل کو تبلیغ کی۔

رسالہ مسلم ہیرلڈ

یہ رسالہ پچھلے سال کے اوائل میں جاری کیا گیا تھا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ ۲۴ صفحات پر مشتمل شائع ہوتا ہے۔ غیر مسلموں میں اس کی وسیع اشاعت کی جاتی ہے۔ متعدد لائبریریوں۔ سکولوں۔ کالجوں۔ نامور مستشرقین اور مسجد میں آنے والے غیر مسلموں کو مفت دیا جاتا ہے۔ یہ رسالہ اسلام کی دلکش تعلیمات پیش کرتا ہے۔ اور دیگر ادیان خصوصاً عیسائیت پر تنقید کرتا ہے۔ پچھلے سال ایک خاص نمبر بھی شائع کیا گیا۔ جس میں یورپ میں تبلیغ اسلام کی مساعی کو واضح کیا گیا اگست میں اس کا ایک اور خاص نمبر "عیسائیت کے موضوع پر شائع ہو رہا ہے۔ یہ رسالہ ہر ماہ کی دس تاریخ کو روانہ کیا جاتا ہے۔ سالانہ چندہ اٹھارہ شلنگ ہے۔

عیدالفطر

۸ مارچ ۱۹۶۲ء کو عیدالفطر کی تقریب بڑی کامیابی کے ساتھ منائی گئی۔ عید سے کافی عرصہ قبل سینکڑوں کی تعداد میں دعوت نامے جاری کئے گئے۔ چنانچہ عید کی صبح سے لوگ آنے شروع ہوئے۔ اور نماز کے وقت تک مسجد کھچا کھچ بھر گئی۔ اکثر لوگوں کو مسجد کے لان اور خیمہ میں جو اس غرض کے لئے لگایا گیا تھا نماز پڑھنی پڑی۔ عیسائیت کے مرکز میں چھ سات صد افراد کا خدائے واحد کی پرستش کے لئے جمع ہونا ایک بہت خوشکن منظر تھا۔ احباب کے دلوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی کامل صحتیابی اور درازی عمر کے لئے خصوصاً دعائیں نکلیں جنکی کوششوں سے تثلیث کے گھر میں خدائے واحد کا گھر بنا اور ہزاروں لوگوں کو اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرنے کی توفیق ملی۔ نمازیوں میں ہر ملک و نسل کے لوگ موجود تھے۔ لباس بھی مختلف تھے لیکن ایک چیز اہل مغرب کے لئے حیران کن تھی۔ وہ یہ کہ ان سب نے ایک ہی صف میں بلا امتیاز رنگ و نسل۔ غربت و امارت کھڑے ہو کر عبادت میں حصہ لیا۔ ایک انگریز خاتون کو خدا تعالیٰ نے محض اس وجہ سے اسلام میں داخل ہونے کی توفیق بخشی کہ اسکے چرچ میں ایک کالے رنگ کے ٹرینی ڈاڈ کے عیسائی نے دوسرے گوروں کیساتھ عبادت میں شرکت کی۔ عبادت کے بعد پادری اسکے قریب آیا اور کہا کہ میں آپ کو چرچ میں عبادت کے لئے آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ لیکن ساتھ یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ آپ آئندہ اس چرچ میں نہ آئیں کیونکہ دوسرے گورے لوگ جو عبادت کے لئے یہاں آتے ہیں۔ کالے رنگ کے آدمی کا یہاں آنا پسند نہیں کرتے۔ اسلام نے ایک ہی معیار ترقی کا رکھا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم۔ تم میں سے بڑا وہی ہے۔ جو متقی ہے۔ نیک ہے۔ خدا ترس ہے۔ مخلوق خدا سے نیکی سے پیش آنے والا ہے۔ اور بس

نماز عید مکرم امام صاحب نے پڑھائی نماز کے بعد خطبہ عید میں انہوں نے حاضرین سے اسلام کے لئے قربانیاں کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے اسبات پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جماعت احمدیہ کی چھوٹی سی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تبلیغ کا فخر بخشا ہے نماز و خطبہ کے بعد دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا۔ جس کا انتظام مکرم چوہدری عبدالرحمٰن خاں صاحب واقف زندگی نے اپنی گرہ سے کیا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔ احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز مجلس خدام الاحمدیہ و جماعت ساؤتھ ہال بھی خاص دعا کے مستحق ہیں۔ انہوں نے عید کے انتظامات میں بہت مدد کی

تربیت

انگلستان میں چونکہ پاکستانی احمدی دوست کثرت سے ہیں۔ اس لئے ان کی تربیت و تنظیم نہایت ضروری ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ پروگرام کے ماتحت کوشش کی جاتی ہے۔ مسجد میں فجر و عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں جس میں مسجد کے نزدیک رہنے والے احمدی دوست شرکت کرتے ہیں۔ صبح کی نماز کے بعد قرآن مجید اور عشاء کے بعد ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا ہے نماز جمعہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے دوست شرکت کرتے ہیں۔ حالانکہ جمعہ کے دن یہاں تعطیل نہیں ہوتی۔ خطبات عام طور پر تربیتی مسائل پر دئے جاتے ہیں۔ جمعہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تین چار انگریز نومسلم بھی باقاعدگی سے شرکت کرتے ہیں۔ تربیت کا ایک اور اہم ذریعہ مشن میں ماہوار منعقد ہونے والی میٹنگز ہیں۔ جن میں تربیتی امور پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

دورہ بریڈ فورڈ

لندن سے قریباً ۲۰۰ میل دور ایک شہر بریڈ فورڈ ہے۔ اس شہر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے پچیس کے قریب احمدی رہتے ہیں۔ چونکہ یہاں باقاعدہ تنظیم نہ تھی۔ اسلئے مکرم امام صاحب اور خاکسار نے بریڈ فورڈ کا دورہ کیا اور تمام احمدی دوستوں کو جمع کر کے مکرم امام صاحب نے تنظیم کی برکات پر تقریر کی۔ آپ نے تنظیم کے علاوہ احمدی دوستوں سے اپیل کی کہ وہ تبلیغ کے لئے آگے آئیں اور اچھا نمونہ پیش کریں۔ اس کے بعد آپ نے انتخاب کرایا اور جماعت بریڈ فورڈ کی تنظیم کا اعلان کیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ بریڈ فورڈ کے قریب ہی لیڈز بہت بڑا شہر ہے۔ اگلے دن ہم وہاں کے احمدی دوستوں کو ملنے گئے اور ان کو بھی جماعت بریڈ فورڈ کے ساتھ منسلک کیا۔ یہ دورہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب ثابت ہوا۔

تربیت

۱۔ مکرم امام صاحب بعض احمدی خاندانوں کے گھر پر گئے جن میں مکرم عبدالحمید خان صاحب مرحوم آف کپورتھلہ کا خاندان بھی شامل ہے

۲۔ مورخہ ۳۰ جون کو جماعت ساؤتھ ہال نے پبلک جلسہ کا اہتمام کیا۔ ساؤتھ ہال لندن سے دس بارہ میل دور ہے اور اب لندن کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے پچاس کے قریب احمدی دوست رہتے ہیں۔ پچھلے سال جب مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ لندن تشریف لائے تھے تو آپ یہاں بھی تشریف لے گئے۔ آپ نے جماعت سے ملاقات کی اور مکرم امام صاحب کو ہدایت کی کہ ساؤتھ ہال کے احباب کی تنظیم کی جائے چنانچہ وہاں انتخاب کرایا گیا اور جماعت ساؤتھ ہال کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ان کے سابق پریذیڈنٹ مکرم راجہ بشیر احمد صاحب مظفر نے نہایت تندہی سے جماعت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا ہے۔ آج کل صدر مکرم کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ ہیں۔

انہوں نے جلسہ کے لئے ایک ہال کرایہ پر لیا ہوا تھا میٹنگ کی صدارت کے فرائض مکرم امام صاحب نے سرانجام دئے خاکسار نے تعلق باللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم امام صاحب نے صدارتی تقریر میں تبلیغ و نیک نمونہ پیش کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اس جلسہ میں چند سکھ دوست بھی شریک ہوئے

مشن میں منعقدہ میٹنگ

مکرم عبدالعزیز دین صاحب انگلستان میں قریباً تیس سال سے مقیم ہیں آپ جماعت کے نہایت سرگرم اور مخلص رکن ہیں۔ آپنے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچ جانے کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے تفصیل سے از روئے بائیبل یہ ثابت کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچالیا تھا۔ اس جلسہ کی صدارت ہمارے نواحمدی بھائی مسٹر محمد جان ویبسٹر نے کی۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ عیسائیت جو تصویر حضرت مسیح علیہ السلام کی پیش کرتی ہے اس کو عقل سلیم ہرگز تسلیم نہیں کر سکتی بلکہ اصل و اعلیٰ تصویر آپ کی قرآن مجید پیش کرتا ہے آپنے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی خراج عقیدت پیش کیا جن کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نور عطا کیا۔

تالیف و تصنیف

۱۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم رضی اللہ عنہ کو انگریز مسلمانوں سے متعارف کرانے کے لئے خاکسار نے بیس صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ لکھا جو مشن ہذا نے شائع کیا۔ اس کتابچہ میں خاکسار نے تفصیل سے آپ کی قربانی کے واقعات کو بیان کیا ہے۔

۲۔ "حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیب سے کیسے نجات پائی" کے زیر عنوان ایک کتابچہ جو جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ اس کو ہائیڈ پارک وغیرہ میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔

۳۔ اسلام کی بنیادی تعلیمات پر ایک کتابچہ ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب نے تیار کیا جو مشن ہذا نے بچوں اور نومسلموں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے شائع کیا۔

علاوہ ازیں ہر سہ مبلغین نے متعدد خطوط لکھے۔ جن میں تبلیغی و تربیتی مسائل پر روشنی ڈالی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی خاص دعاؤں سے مشن ہذا کی امداد کریں۔ یہ کام اتنا عظیم الشان ہے کہ دعاؤں اور خاص تائید ایزدی کے بغیر ہرگز انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔ مقابلہ ان لوگوں سے ہے جو مادی ترقی کے لحاظ سے دنیا کے راہنما ہیں اور جن کی مادیت کے طوفان نے مذہب سے بہت دور کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ۔

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور اقدس کے اس شعر کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں مگر احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کی اس پیشگوئی کو اپنی پوری شان کے ساتھ ہمارے ذریعے سے پورا فرمائے۔ آمین۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جدید علم کلام اور اس کے وسیع اثرات

(از مکرم نصیر احمد صاحب ناصر)

(۱۱)

حضرت مسیح موعودؑ کا عظیم الشان کام

آپ نے جب مسلمانوں کے ان اسلام کش عقاید پر نگاہ ڈالی تو آپ نے خدائی حکم کے مطابق یہ اعلان کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور وہ دوبارہ نازل نہ ہوگا اب دنیا میں تا قیامت اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو اقوام عالم کی دینی اور دنیاوی ترقیات کا ضامن ہو سکتا ہے اور اس دین کی کامل تابعداری کرنے والے کو ہی اب اقوام عالم کی رہبری کا کام سپرد ہو سکتا ہے اب کوئی عیسائی آریہ یا یہودی یا کسی اور نبی کا پیرو اصلاح عالم کے کام پر مامور نہیں ہو سکتا ہے آپ نے اپنے وجود کو آنحضرت صلعم کے تازہ بتازہ ثمر کے طور پر پیش کرتے ہوئے یہ تحدی کی

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

اسی طرح آپ نے غلطی خوردہ مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کیا کہ سورہ الحمد میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ آخری زمانہ میں اس امت کا کوئی فرد کامل طور پر نبیوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا اور اس کے وجود سے صراط الذین انعمت علیہم کی پیشگوئی پوری ہوگی یہ امت محض یہود و نصاریٰ کی برائیوں کا ہی حصہ نہ لینے والی ہوگی بلکہ اس کو وہ انعامات بھی ملیں گے جو اس امت کے گزشتہ کامل افراد کو ملے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس امت کا بھی کوئی فرد نبیوں اور رسولوں کے رنگ میں آئے جو بنی اسرائیل کے تمام انبیاء کا وارث ہو اور ان کا ظل ہو۔ (کشتی نوح)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:-

"ہم اس بات پر کامل ایمان رکھتے ہیں کہ جو فرمایا ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا عیسائی یا یہودی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اسے ظلی طور پر نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے غرض میری نبوت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کی رو سے یہ نام بحیثیت فنا فی الرسول مجھے ملا ہے لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا لیکن عیسےٰ کے اترنے سے ضرور آئے گا اور یہ بھی یاد رہے کہ نبی کے معنے لغت کی رو سے یہ ہیں کہ خدا کی طرف سے اطلاع پا کر غیب کی خبریں دینے والا ہو اور جہاں یہ معنے صادق ہوں گے نبی کا لفظ بھی صادق آئیگا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۵،۶)

فطرت کی آواز

جب کسی حقیقت کا دیدہ و دانستہ انکار کیا جائے تو پھر اسے قدم بقدم ٹھوکروں سے دوچار ہونا پڑتا ہے علماء نے آنحضرت صلعم کی امت میں سے جب فیضان نبوت کو بند اور مسدود سمجھ لیا تو انھوں نے اپنی نجات کے لئے فرضی مسیح اور مہدی کو پکارا۔ وقت گذرتا گیا لیکن ان کی امید بر نہ آئی اور نہ آ سکتی تھی تب انھیں اس حقیقت کا احساس ہوا کہ کاش خاتم النبیین کی آیت کسی نبی کے آنے میں روک نہ ہوتی تو ہم میں بھی کوئی راہبر مبعوث ہوتا۔

مولانا حالی نے تو صاف اس بات کا اقرار کیا ہے کہ اگر نبوت نبی کریم پر ختم نہ ہوتی تو ضرور اس امت کی اصلاح کے لئے خدا کا نبی مبعوث کیا جاتا بعض علماء اور عوام نے تو اس قدر بے غیرتی کا اظہار کیا کہ انھوں نے زمانہ تحریک خلافت میں گاندھی جی بالقوہ نبی تسلیم کر لیا اور بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ کاش اگر نبوت آنحضرت صلعم پر بند نہ ہوتی تو ضرور ہم گاندھی جی کو ہی اس زمانہ کا نبی تسلیم کر لیتے"

(اخبار ذوالفقار ۱۲ر جنوری ۱۹۲۱ء)

خواہ کچھ ہو بہرحال انھوں نے نبوت کی ضرورت کو ضرور محسوس کیا ہے۔

ضرورت نبوت اور اس کا احساس

اس سے پیشتر یہ عرض کیا جا چکا ہے کہ فرضی مسیح اور مہدی کے عقیدہ سے اب مسلمان انحراف کر چکے ہیں اور وہ اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کر رہے ہیں کہ ان کی صحیح قیادت اور راہنمائی کے لئے کسی صالح لیڈر کی ضرورت ہے جو دوبارہ انھیں آنحضرت صلعم کے زمانہ مبارکہ کی یاد تازہ کرا دے مسلمانوں کے افکار و خیالات میں یہ زبردست تبدیلی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علمی فتح کی زبردست دلیل ہے۔

ایڈیٹر اخبار "زمیندار" انسانی حقوق کا سب سے بڑا علمبردار" کے زیر عنوان لکھتے ہیں:۔

"غرض اس دور میں عید میلاد النبی کی حیثیت محض ایک تقریب کی نہیں رہ جاتی بلکہ اس کے منانے کی شرط یہ ہے مسلمان کا کان اس جان بخش آواز کو پوری طرح سے جس نے آج سے چودہ سو سال قبل قریب قریب مماثل حالات میں اس کی راہنمائی کی تھی یو این او .... کا حقوق اساسی کا اعلان سامعہ نواز ہی سہی لیکن سیاست و معیشت انسان کی انسان سے آزادی اور عدل و مساوات کا اصول کبھی تسلیم نہ ہو اور نہ ہو سکتا ہے مگر وہ آواز آج بھی فضا میں گونج رہی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جو کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا اظہار کرنے کے لئے اپنی مختلف تصانیف میں ارقام فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے

اول - اب انعام نبوت صرف اور صرف آنحضرت صلعم کی امت کے کامل افراد کو ہی آپ کی کامل پیروی کے نتیجہ میں ملسکتا ہے

دوئم:- خاتم النبیین کا مفہوم یہ ہے کہ کمالات نبوت آنحضرت صلعم پر ختم ہیں نئی شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا غیر تشریعی نبی آ سکتا ہے اس طرح آپ کے کسی امتی کا نبی ہو جانا آنحضرت صلعم کی شان کو بڑھانے کا موجب ہے

سوم:- نبی کے معنی یہ ہیں خدا کی طرف سے بکثرت اہم غیب کی خبریں دینے والا ہو اور خدا اس کا نام نبی رکھے۔

علماء کی مخالفت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اصل کام دنیا میں از سر نو حقیقی اسلام کو پھیلانا تھا آپ کو جو کچھ خدا کی طرف سے ارشاد ہوا آپ نے انبیاء کی سنت کے مطابق اس کو کھول کھول کر سنایا۔ آفتاب حق کو چھپانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا لیکن اس آفتاب کی کرنیں کثیف بادلوں میں سے بھی چھن چھن کر نکلیں اور ان کے قلوب اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور حالات زمانہ نے انھیں ان کے غلط عقاید کو چھوڑنے پر مجبور کر دیا

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی پکار

آپ فرماتے ہیں:۔

"آج دنیا پھر تاریک ہے وہ روشنی کے لئے پھر تشنہ ہے وہ پھر سو گئی ہے جب اسے بار بار جگایا گیا تھا وہ پھر اسے بھول گئی جس کی تلاش میں بار بار نکلی تھی اور اس کا پانا دکھ جس کے علاج کے لئے خدا کے رسولوں نے آہ و زاری کی اور جس کو چھٹی صدی عیسوی میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں آخری مرہم نصیب ہوا آج پھر تازہ ہو گیا ہے جو تاریکی چھٹی صدی عیسوی میں جہالت نے پھیلائی جب کہ اسلام کا ظہور ہوا تھا ویسی ہی تاریکی آج تہذیب تمدن کے نام سے پھیلی ہے دنیا کی وہ کونسی بیماری ہے جو عود نہیں کر آئی"!

(الہلال جلد ۲ ص ۱۰۳)

پھر اسی طرح علامہ اقبال مسلمانوں کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ

(اقبال)

انقلاب اسلام اور اس کا طریق

جناب عبدالوحید خان صاحب بی اے ایل ایل بی احیائے اسلام کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"اب فریاد و ماتم کا وقت نہیں رہا نہ تعیین منزل میں مزید غور و فکر کی مہلت بہت جلد زمانہ ایک نظام نو (NEW ORDER) کی بنیاد ڈالنا چاہتا ہے اگر اس تعمیر کی بنیاد تعلیمات اسلامی پر استوار کرنا مقصود ہے تو شیدائیان اسلام کو ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اٹھ کر متلاشیان حق کی رہنمائی کرنا چاہیئے بلکہ ان کو خود امام بن کر اس نظام نو کی تعمیر میں مصروف ہو جانا چاہیئے"!

(تاریخ افکار و سیاسیات ص ۱۸۱)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ آج عالم اسلام ایک روحانی قائد کی شدت سے ضرورت محسوس کر رہا ہے آسمان سے نازل ہونے والے مسیح اور مینارۃ البیضاء پر اترنے والے مہدی کے انتظار سے مسلمان مایوس ہو کر اپنی روحانی ترقی اور دنیوی غلبہ کے لئے متلاشیان حق کی تلاش میں سرگرداں پھر رہے ہیں فاران سے بلند ہونے والی آواز کو سننے کی ضرورت بھی محسوس کی جا رہی ہے اور آزری بتوں کو پاش پاش کرنے کے لئے ایک ابراہیم کو بھی پکارا جا رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ضرورت نبوت کو بیان فرماتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہر زمانہ میں انسانوں کی راہنمائی کے لئے خدا تعالےٰ کے قائم کردہ ماموروں کی ضرورت پیش آتی ہے اور آج ہمارے اس زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مجھے بھیجا ہے۔"

(باقی)

انصار اللہ کے اعلانات :-

مجالس انصار اللہ کے اجتماعات

سابق سندھ و بلوچستان کے انصار اللہ متوجہ ہوں

ان دنوں اللہ تعالیٰ کے فضل اور ذمہ دار عہدیداروں کے بصورت احسن اپنے فرائض کی ادائیگی کے نتیجہ میں سابق سندھ و بلوچستان کے مختلف مقامات پر انصار اللہ کے اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں یکم و دو ستمبر ۶۲ء کو انصار اللہ کوئٹہ کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے اس اجتماع کا پہلا اجلاس ہوگا یکم ستمبر کو ۵ بجے شام شروع ہو کر دو ستمبر کو ۳ بجے بعد دوپہر ختم ہوگا۔

دوسرا تربیتی اجتماع ضلع حیدرآباد کی مجالس انصار اللہ مورخہ ۸، ۹ ستمبر ۶۲ء گزر رہی ہیں چوہدری فضل احمد صاحب ناظم ضلع حیدرآباد کی اطلاع کے مطابق یہ اجتماع بشیر آباد سٹیٹ میں منعقد ہوگا نیز حسب اطلاع قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ سابق صوبہ سندھ و بلوچستان ضلع لاڑکانہ کی مجالس انصار اللہ کا اجتماع بمقام باڈہ ۱۵ اور ۱۶ ستمبر ۱۹۶۲ء کو منعقد ہو رہا ہے۔

بعض مرکزی نمائندگان بھی ان اجتماعات میں شریک ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ تربیتی لحاظ سے یہ اجتماعات بے حد مفید ثابت ہونگے خدا اور اس کے رسول کی پیاری باتیں سننے کے علاوہ دعاؤں کے مواقع میسر آئیں گے لہٰذا تمام انصار اللہ سابق سندھ و بلوچستان سے گذارش ہے کہ وہ ان اجتماعات میں زیادہ سے زیادہ شمولیت فرمادیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

زعماء اصحاب خاص طور پر اس امر کا اہتمام فرمادیں کہ جس قدر زیادہ تعداد میں ان کی مجالس کے انصار ان اجتماعات میں شریک ہو سکتے ہوں وہ ضرور شامل ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر ہونیوالے تقریری مقابلہ کیلئے عنوانات

امسال انصار اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر کو منعقد ہوگا حسب سابق اجتماع کے موقعہ پر اس دفعہ بھی انصار اللہ کا تقریری مقابلہ ہوگا انشاء اللہ اول اور دوم آنے والے اصحاب کو انعام دیئے جائیں گے اس انعامی تقریری مقابلہ کے لئے ایک گھنٹہ رکھا گیا ہے مقررین کی تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر مقرر کو تقریر کے لئے وقت دیا جائے گا احباب میں تقریروں کا ملکہ پیدا کرنے کی غرض سے یہ مقابلہ ہر سال رکھا جاتا ہے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شریک ہوں مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات مقرر کئے گئے ہیں ہر مقرر ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر تقریر کرنے کا مجاز ہوگا۔

۱۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں کیا انقلاب بپا کیا
۲۔ مسلمانوں کی حالت کیسے سدھر سکتی ہے
۳۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا غیروں سے سلوک
۴۔ صحابہ کرامؓ کا حضرت رسول اکرمؐ سے عشق
۵۔ صرف اسلام ہی کے ذریعہ دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے
۶۔ حضرت مصلح موعود کی شاندار دینی خدمات۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز

امسال انصار اللہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ اکتوبر ۶۲ء کو منعقد ہو رہا ہے اجتماع کے ایام میں مجلس شوریٰ بھی انشاء اللہ منعقد ہوگی مجلس شوریٰ کے لئے ایجنڈا مرتب کیا جارہا ہے۔ ایجنڈا کے لئے تجاویز مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ دس ستمبر ۶۲ء مقرر کی گئی ہے جو مجالس یا اراکین کوئی تجویز بھجوانا چاہیں وہ مقامی مجلس عاملہ کی منظوری سے زیادہ سے زیادہ دس ستمبر تک معین الفاظ میں اپنی تجویز دفتر مرکزیہ میں بھجوادیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ایک یاد دہانی

مشہور مقولہ ہے کہ انسان نسیان کا پتلا ہے اور اسکی صداقت ہمیں آئے دن معلوم ہوتی رہتی ہے نیکی کے کاموں کی یاد دہانی عموماً بہت فائدہ مند ہوتی ہے پس اراکین انصار اللہ کی یاد دہانی عموماً بہت فائدہ مند ہوتی ہے پس اراکین انصار اللہ کی یاد دہانی کے لئے گذارش ہے کہ مجلس نے اس وقت چار چندے جاری کر رکھے ہیں جن میں ہر رکن کا حصہ لینا ضروری ہے (۱) چندہ مجلس اس کی شرح ۲ پیسہ فی روپیہ آمد ہے بشرطیکہ پچیس روپے ماہوار سے کم نہ ہو (۲) سالانہ اجتماع - ایک روپیہ ۴۴ فی رکن سالانہ (۳) اشاعت لٹریچر :- ایک روپیہ فی رکن سالانہ (۴) چندہ تعمیر دفتر - حسب استطاعت ۵- ان چندہ جات کے علاوہ اراکین کا یہ بھی فرض ہے کہ ماہنامہ "انصار اللہ" جو روحانی خزائن سے پر ہوتا ہے اور سعید روحوں کی پیاس بجھانے کا ذریعہ ہے اس کی اشاعت کو بھی بڑھائیں۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات :-

نمائندگان ـــــ سالانہ اجتماع

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۶۲ء

امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر صدر مجلس مرکزیہ کا انتخاب ہوگا اسی طرح شوریٰ کا اجلاس بھی ہوگا شوریٰ اور انتخاب صدر کے اجلاسوں میں صرف مجالس کے منتخب کردہ نمائندے ہی شامل ہو سکتے ہیں یہ دونوں اجلاس نہایت اہم ہوتے ہیں اس لئے جملہ مجالس کو اپنے نمائندے حسب قواعد پوری تعداد میں بھجوانے چاہئیں نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہونا چاہیئے کوئی نمائندہ نامزد نہیں ہونا نمائندگان کے ناموں کی اطلاع دس اکتوبر ۶۲ء تک مرکز میں آجانی ضروری ہے اطلاع بھجواتے وقت اس امر کا ذکر ضروری ہے کہ فلاں تاریخ کو مجلس عامہ کے اجلاس میں نمائندگان کا انتخاب کیا گیا ہے اور مجلس کے اراکین کی تعداد اتنی ہے۔

اجتماع کے موقعہ پر ان نمائندگان کے پاس قائد مجلس کا تعارفی خط ہونا ضروری ہے۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر بمقام ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے اکیسویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسب سابق مجلس شوریٰ منعقد ہوگی جس کے لئے تجاویز قواعد کے مطابق یکم ستمبر ۱۹۶۲ء تک معتمد صاحب مرکزیہ کے نام آجانی چاہئیں جو تجاویز مجلس مقامی کے اجلاس میں پیش کرنے کے بعد منظور ہوں صرف وہی تجاویز مرکز میں بھجوائی جائیں یہ تجاویز معین الفاظ میں مختصر اور علیحدہ کاغذ پر ہوں۔

نمائندگان شوریٰ :- ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے مجالس کو اپنے اس حق سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور پوری تعداد میں نمائندے بھجوانے چاہئیں نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہو قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ متصور ہوتا ہے گو وہ اس تعداد میں شامل ہوتا ہے جس کا کسی مجلس کو حق حاصل ہو۔ اگر کسی وجہ سے قائد مجلس خود اجتماع میں شامل نہ ہو رہا ہو تو وہ اپنا نمائندہ نامزد نہیں کر سکتا بلکہ اس صورت میں متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا نمائندگان کی فہرست بھجواتے وقت اس امر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ ان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوا ہے اور اس کے لئے فلاں تاریخ کو مجلس عاملہ کا اجلاس بلایا گیا تھا۔

جملہ قائدین سے گزارش ہے کہ وہ مندرجہ بالا ہدایات کی تعمیل کریں۔ (مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ)

درخواستِ دعا

میرا لڑکا عزیز محمد رفیع ناصر مالک ناصر دواخانہ ربوہ عرصہ تقریباً چار ماہ سے بیمار ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد شفیع ربوہ)

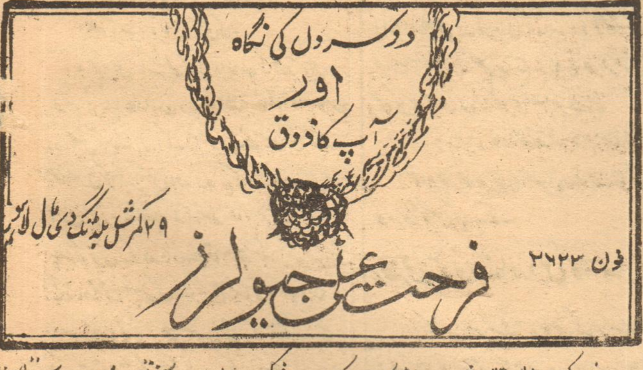

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے ۱۹

مشرقی پاکستان کے سیلاب سے چالیس کروڑ روپے کا نقصان پہنچا

سیلاب کی وجہ سے لیگ کا کنونشن ملتوی نہیں ہونا چاہیئے (بوگرہ)

ڈھاکہ۔ وزیر امورِ خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ نے بتایا ہے کہ مشرقی پاکستان کے حالیہ سیلاب سے تیس کروڑ روپے کا نقصان پہنچا ہے۔ اندیشہ ہے کہ صورت حال اور زیادہ نازک ہو جائے گی۔ حالات پر قابو پانے کے لئے حکومت کی مشینری پوری قوت سے حرکت میں آگئی ہے

وزیر امور خارجہ نے منگل کی صبح کو لاہور روانہ ہونے سے قبل ڈھاکہ کے ہوائی اڈے پر بتایا کہ سیلاب زدگان کی امداد اور آبادکاری کا کام جاری ہے اور حکومت اس کے لئے تمام ضروری مالی امداد مہیا کرے گی۔ آپ نے کہا کہ وہ سیلاب کی تازہ ترین صورت حال سے صدر ایوب کو آگاہ کریں گے اور امید ہے کہ صدر اس معاملہ میں مکمل ہمدردی کا اظہار کریں گے۔

ایک سوال کے جواب میں مسٹر بوگرہ نے یہ تجویز پیش کی کہ پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کو سیلاب کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے مل کر کوئی منصوبہ تیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دونوں ملکوں میں سیلاب ایک اہم مسئلہ بن گئے ہیں اور ان کی ترقی کی راہ میں بری طرح حائل ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ حکومتِ پاکستان اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک مستقل منصوبہ تیار کرنے کے متعلق غور کرے گی۔

جب مسٹر محمد علی کی توجہ بیروباری یونین کی منتقلی کے متعلق بھارتی رویہ کی طرف دلائی گئی۔ تو آپ نے اس پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کوشش کی جائے گی کہ بھارتی حکومت جلد ہی اپنے فیصلہ پر عمل کرے۔" مسٹر محمد علی نے خیال ظاہر کیا کہ مسلم لیگ کنونشن میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی جا سکتی ہے۔ اور ضروری اقدامات کے لئے کنونیشن حکومت پر بھی زور دے سکتا ہے۔ آپ نے اس سیلاب کی وجہ سے کنونیشن کو ملتوی کر دینے کی تجویز کی مخالفت کی آپ نے کہا کہ کنونیشن ملتوی نہیں کرنا چاہیئے۔

قومی اسمبلی کا آئندہ اجلاس ڈھاکہ میں ہوگا

راولپنڈی۔ قومی اسمبلی کے سینیئر ڈپٹی سپیکر مسٹر محمد افضل چیمہ نے بتایا کہ قومی اسمبلی کا آئندہ اجلاس ڈھاکہ میں دسمبر کے وسط میں ہوگا۔ مسٹر چیمہ نے لاہور روانہ ہونے سے قبل بتایا کہ حکومت قومی اسمبلی کا اجلاس ڈھاکہ میں منعقد کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اجلاس کی آخری تاریخ کا اعلان جلد ہی کیا جائے گا۔ اور اس تاریخ کے تعین میں رمضان اور صوبائی اسمبلی کے اجلاس کا خیال رکھا جائے گا۔ مسٹر چیمہ نے بتایا کہ ڈھاکہ میں اجلاس منعقد کرنے کے لئے مناسب انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

پاکستانیوں کو غیر ممالک سے زرمبادلہ بھیجنے کی سہولتیں

راولپنڈی ۱۱ر اگست باعتماد ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ غیر ممالک میں رہنے والے پاکستانی جو زرمبادلہ کماتے ہیں اسے پاکستان لانے کے سلسلہ میں سہولتیں بہم پہنچانے کی غرض سے مرکزی حکومت نے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ یہ کمیٹی اس ضمن میں ایک سکیم تیار کرے گی۔ یہ کمیٹی آئندہ ماہ کسی وقت اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔ یہ کمیٹی وزارت صحت و محنت کو بھی تجاویز پیش کرے گی۔ جن میں یہ بتایا جائے گا کہ غیر ممالک میں رہنے والے پاکستانی جو سرمایہ بچاتے ہیں انہیں متعلقہ افراد اور ملک کے بہترین مفاد میں کیونکر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس بارہ میں کمیٹی سمال سیونگز انوسٹمنٹ کارپوریشن کے قیام کی تجویز کا بھی جائزہ لے گی۔ تجویز یہ ہے کہ جو افراد غیر ملک میں کام کرتے ہیں وہ اس کارپوریشن کے حصص خریدیں۔ اس سے ملکی زرمبادلہ کی صورت حال کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستانیوں کی ایک کثیر تعداد غیر ممالک بالخصوص برطانیہ میں بسلسلہ روزگار مقیم ہے۔

۴ گھنٹہ صرف ہوا

ٹڈی دل نے ٹرین روک دی

نئی دہلی۔ راجستھان کے ایک علاقہ میں ٹڈی دل نے بمبئی میل کو آدھ گھنٹے تک روکے رکھا۔ یہ ٹڈی دل پندرہ میل لمبا اور چار میل چوڑا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ بمبئی میل کے راستے میں ٹڈی دل آگیا جس کی وجہ سے ریل کا چلنا دشوار ہو گیا۔ ڈرائیور کو مجبور ہو کر گاڑی روکنی پڑی۔ ٹڈی دل کو گزرنے میں آدھ ......

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴ر جولائی ۱۹۶۲ء کو تین لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام عبدالشکور تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

(عبداللطیف جہلم)

بھارت کے سات صوبوں میں سیلاب سے ترانوے افراد ہلاک

لوک سبھا میں مرکزی وزیر آبپاشی کا بیان

نئی دہلی ۱۱ر اگست۔ بجلی اور آبپاشی کے بھارتی وزیر نے کل لوک سبھا میں ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ سیلاب کے باعث بھارت کے سات صوبوں میں ترانوے افراد ہلاک ہو گئے ہیں وزیر آبپاشی نے کہا کہ آسام میں جہاں سیلاب کے باعث سخت نقصان پہنچا ہے۔ جانی نقصان کے علاوہ ایک ہزار آٹھ سو تین مویشی لاپتہ ہو گئے ہیں۔

مرکزی وزیر نے بتایا کہ آسام میں جیسے شدید سیلاب اس مرتبہ آئے ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں آئے۔ انہوں نے کہا کہ سال رواں کے شدید سیلابوں سے چوالیس لاکھ افراد اور بتیس لاکھ بیالیس ہزار ایکڑ رقبہ متاثر ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یو پی سے فصلوں کے نقصان کی مفصل رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ دوسرے علاقوں میں نو لاکھ چھتیس ہزار ایکڑ رقبہ سیلاب کی لپیٹ میں آیا ہے۔ اس کے علاوہ پینتیس ہزار چھ سو اکسٹھ مکان سیلاب سے یا تو بالکل تباہ ہو گئے ہیں یا انہیں نقصان پہنچا ہے۔

آتش فشاں پھٹنے سے اٹلی اور یونان میں زلزلے

روم ۱۱ر اگست۔ جنوبی اٹلی اور بحیرہ ایڈریاٹک کے ساحلی علاقہ میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے ہیں۔ نیپلز، باری اور ایوینو کے شہروں میں لوگ گھبرا کر گھروں سے باہر نکل آئے۔ یہ تینوں شہر افراتفری اور انتشار کا منظر پیش کر رہے تھے۔ اس سے پہلے گذشتہ ہفتے نیپلز میں زلزلے سے اٹھارہ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ چنانچہ جب زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے تو لوگ اسے خوفناک تباہی کا پیش خیمہ سمجھتے ہوئے گھبرا کر گھروں سے باہر نکل آئے۔ شمالی ایڈریاٹک ٹریسٹ، سسلی اور کئی دوسرے علاقوں سے بھی زلزلے کی اطلاعات ملی ہیں۔ یونان میں ایتھنز اور دوسرے مختلف شہروں میں بھی زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے یونان کے مختلف شہروں میں کسی تاریخی یادگار کو نقصان نہیں پہنچا۔ سائنسی ماہرین کے خیال میں یہ زلزلے کوہ ایٹنا کے پھٹنے سے آئے ہیں۔ یہ آتش فشاں ایک عرصہ سے خاموش تھا۔ لیکن دوپہر کے وقت یہ اچانک پھٹ پڑا اور اس کی چوٹی سے آگ کے شعلے نکلنے لگے۔ زلزلہ سے کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ البتہ مختلف شہروں میں عمارات کو نقصان پہنچا ہے یونان اور اٹلی کے بعض علاقوں میں زلزلہ سے مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ ٹیلیفون اور تار کے کھمبے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔

لیگ کنونیشن کیلئے مشرقی پاکستان کا وفد

ڈھاکہ ۱۱ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کنونیشن میں مشرقی پاکستان سے ساڑھے تین سو افراد کا وفد شرکت کرے گا۔ وفد کے ارکان کی فہرست مکمل کر لی گئی ہے جس میں پرانے مسلم لیگی لیڈر، کونسلر اور ارکان اسمبلی شامل ہیں۔

یونین کونسلوں کو سرکاری محکموں سے اردو میں خط و کتابت کی اجازت

راولپنڈی ۱۱ر اگست۔ مغربی پاکستان کے ڈویژنل کمشنروں کی دو روزہ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ صوبہ کی یونین کونسلیں سرکاری محکموں سے اردو میں خط و کتابت کر سکتی ہیں۔ کانفرنس کی صدارت صوبائی گورنر ملک امیر محمد خان کر رہے ہیں اس کے افتتاحی اجلاس سے کل صبح صدر محمد ایوب خاں نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں اس امر پر غور کیا گیا کہ بعض یونین کونسلوں کا کوئی عہدیدار یا رکن انگریزی نہیں جانتا انہیں سرکاری محکموں سے انگریزی میں خط و کتابت کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ اسلئے بہتر ہو گا کہ انہیں قومی زبان اردو میں خط و کتابت کرنے کی اجازت دی جائے۔

چوراسی افراد ڈوب کر ہلاک

سیئول ۱۱ر اگست۔ جنوبی کوریا کے ساحل پر واقع ایک شہر سنت نچونی میں شدید بارش کے باعث دریا کا پانی کناروں سے باہر نکل آیا جس سے ۸۴ افراد ڈوب کر ہلاک ہو گئے

درخواستِ دعا

میرے دو عزیز از جماعت قریبی عزیز ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہیں اب اس تعلق میں ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہے

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپیل کی کامیابی اور ان کی بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

(فیاض محمد خان کرمانی غلہ منڈی ربوہ)

اہلِ اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تبلیغِ اسلام کا کام اپنی نوعیت اور اہمیت کے لحاظ سے مشکل ترین اور افضل ترین کام ہے

اس میں کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ہر مبلغ درویشانہ سیرت، محبت و اخلاص اور دیوانگی کیساتھ اس فریضہ کو ادا کرے

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد کی صدارتی تقریر

ربوہ ۔ مورخہ ۱۲/ اگست ۱۹۶۲ء کو مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں صدارتی تقریر کے دوران محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے اس امر پر زور دیا کہ تبلیغ اسلام کا کام اپنی نوعیت کے اعتبار سے مشکل ترین کام ہے لیکن اپنی اہمیت کے اعتبار سے افضل ترین کام بھی یہی ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ہر مبلغ درویشانہ سیرۃ، محبت و اخلاص، اور جنون کی حد تک پہنچی ہوئی وارفتگی کے ساتھ اس فریضے کو ادا کرے۔

اس جلسہ میں جو بعد نماز مغرب محلہ دارالرحمت (غلہ منڈی) کی مسجد میں منعقد ہوا۔ مکرم احمد شمشیر صاحب سوکیہ اور مبلغ انڈونیشیا و ملایا مکرم مولانا محمد صادق صاحب نے علی الترتیب ماریشس اور انڈونیشیا کے تبلیغی حالات پر تقاریر کیں جنمیں انہوں نے فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کے دوران اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت کے نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

ماریشس کے تبلیغی حالات

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عبد الرشید صاحب سماٹری نے کی۔ بعد ازاں عبد المومن صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد ماریشس کے مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے ماریشس کے تبلیغی حالات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے ماریشس میں ابتداءً احمدیہ مشن کے قیام کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ ماریشس ان خوش نصیب علاقوں میں سے ہے کہ جہاں خلافت ثانیہ کے اوائل میں ہی تبلیغ اسلام کا سلسلہ شروع ہوا اور یکے بعد دیگرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین بزرگ صحابہ حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب، حضرت حافظ عبید اللہ صاحب اور حضرت حافظ جمال احمد صاحب رضی اللہ عنہم نے وہاں پیغام حق کی اشاعت کا فریضہ کمال درجہ تندہی، جانفشانی اور خوش اسلوبی سے ادا کیا اور اس طرح وہاں ایک نہایت مخلص اور اسلام کا درد رکھنے والی فعال جماعت قائم ہوئی۔ ان میں سے مؤخر الذکر دو صحابہ نے تو وہیں وفات پائی اور شہادت کا درجہ حاصل کیا۔ یہ ان صحابہؓ ہی کی عظیم الشان قربانیوں اور انتھک مساعی کا نتیجہ تھا کہ ماریشس میں عیسائیت کی بڑھتی ہوئی رَو کا خاتمہ ہوا اور بہت سے ذی اثر اور دین کا علم رکھنے والے مسلمان جو اسلام کو خیر باد کہکر عیسائیت کی آغوش میں جانے ہی والے تھے اس کے چنگل میں پھنسنے سے محفوظ رہے اور نہ صرف محفوظ رہے بلکہ انہیں حقیقی اسلام قبول کرنے کی بھی توفیق ملی۔

اس کے بعد مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب نے ماریشس میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے والے دیگر مبلغین یعنی مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب، مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر کی تبلیغی مساعی اور ان کے خوشکن نتائج پر روشنی ڈالی اور ان کی مساعی جمیلہ کے نتیجے میں وہاں مساجد کی تعمیر، مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کے قیام، لٹریچر اور اخبارات کی اشاعت نیز فضل عمر کالج کے اجراء کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ ان مبلغین کرام کی مساعی جمیلہ کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ آج ماریشس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط جماعت قائم ہے جو تبلیغ اسلام کے کام میں پوری سرگرمی کے ساتھ مصروف عمل ہے۔ آپ کے بعد ماریشس کے دوسرے دوست مکرم جناب محمد سوکیہ صاحب نے آپ کی تقریر کا اردو میں خلاصہ بیان کیا۔

انڈونیشیا میں پیغام حق کی اشاعت

مکرم احمد شمشیر سوکیہ کے بعد مکرم مولانا محمد صادق صاحب نے جو حال ہی میں ملایا سے واپس تشریف لائے ہیں حاضرین سے خطاب فرمایا آپ سالہا سال تک انڈونیشیا، سنگاپور اور ملایا میں فریضۂ تبلیغ ادا کرتے رہے ہیں۔ آپ نے ابتداءً انڈونیشیا کے رئیس التبلیغ حضرت مولانا رحمت علی صاحب مرحوم کے ساتھ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۵ء تک انڈونیشیا میں جو تبلیغی خدمات سرانجام دی تھیں اپنی تقریر میں ان کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا۔ آپ نے بعض ابتدائی مشکلات اور انتہائی نامساعد حالات کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور خطرات کے وقت غیر معمولی حفاظت سے متعلق بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے اور اس طرح واضح فرمایا کہ جو بھی سچے اخلاص کے ساتھ نصرت دین کا فریضہ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا ہے احباب نے یہ واقعات گہری توجہ اور خاص دلچسپی کے ساتھ سنے جو ان کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ثابت ہوئے

تبلیغِ اسلام کا فریضہ اور اس میں کامیابی کا راز

آخر میں صدر جلسہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فریضۂ تبلیغ کی اہمیت پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ تبلیغ اسلام کا کام جہاں مشکل ترین کام ہے وہاں ساتھ ہی افضل ترین کام بھی یہی ہے آپ نے فرمایا اس کام کی اہمیت کا اندازہ تو اس امر سے ہی لگایا جا سکتا ہے کہ یہی وہ کام ہے کہ جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے مختلف زمانوں میں انبیاء علیہم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا حتّٰی کہ افضل الرسل خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا کہ آپ عالمگیر بنیادوں پر اس فریضہ کو ادا کریں اور پھر اس آخری زمانہ میں آپ کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ظہور میں آئی تا کہ آپ تکمیل اشاعت کا فریضہ ادا کر کے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر دکھائیں۔ پس انبیاء علیہم السلام کی اتباع میں اپنی زندگیوں کو پیغام حق کی اشاعت کے لئے وقف کرنا اور فریضۂ تبلیغ ادا کرنا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ بے شک یہ مشکل ہی نہیں بلکہ مشکل ترین کام ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں ہے کہ افضل ترین کام بھی یہی ہے

تقریر جاری رکھتے ہوئے محترم شیخ صاحب موصوف نے فرمایا آپ نے ابھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین بزرگ صحابہؓ کے حالات سنے ہیں کہ انہوں نے کس شان کے ساتھ ماریشس میں فریضہ تبلیغ ادا کیا حتّٰی کہ ان میں سے دو وطن واپس ہی نہیں آئے اور انہوں نے وہیں اپنی جان قربان کر دی اسی طرح آپ نے محترم مولانا محمد صادق صاحب کی زبانی سنا ہے کہ دین کی راہ میں اخلاص کے ساتھ کام کرنیوالوں کی اللہ تعالیٰ کس طرح مدد کرتا ہے اور تائید و نصرت فرما کر ان کے لئے کس طرح ترقی کے راستے کھولتا ہے۔ ابتدائی مبلغینِ اسلام اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغی جدوجہد پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ان بزرگوں نے انبیاء علیہم السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فریضۂ تبلیغ کو اس شان سے ادا کیا کہ گویا ان پر دیوانگی اور وارفتگی کی ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ انہوں نے دن دیکھا نہ رات ہمہ تن اسی کام میں مصروف رہ کر اپنی زندگیاں خدمتِ دین میں لگا دیں حتّٰی کہ جان جان آفرین کے سپرد کر دی انہیں ایک ہی لگن تھی کہ خدا کا دین کسی طرح پھیل جائے۔ سچ بات یہی ہے کہ جب تک انسان درویشانہ سیرت اختیار نہ کرے اور محبت و اخلاص کے رنگ میں رنگین ہو کر دیوانگی کے ساتھ فریضۂ تبلیغ ادا نہ کرے اس وقت تک نہ تبلیغ کا حق ادا ہوتا ہے اور نہ اس میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ تکلفات اور تبلیغ کبھی ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔

جب تک دیوانگی اور وارفتگی کی کیفیت نہ ہو تبلیغ کا فریضہ کما حقہٗ ادا نہیں ہو سکتا۔ پس قرون اولیٰ کے نامور مبلغینِ اسلام جنہوں نے اپنی عظیم الشان قربانیوں سے اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلایا اور صحابہ حضرت مسیح موعودؑ جنہوں نے اس زمانہ میں وطن سے بے وطن ہو کر اور اپنی زندگیاں اشاعت اسلام میں لگا کر دنیا کے دور و دراز گوشوں میں اسلام کو سربلند کیا ان کی زندگیوں میں ہمارے لئے یہی سبق مضمر ہے کہ ہم اپنے اندر وہی جنون وہی دیوانگی، وہ وارفتگی وہی اخلاص، وہی عشق اور وہی درویشانہ رنگ پیدا کریں جو ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ ہماری کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ ہم ان کے نقشِ قدم پر چل کر دنیا میں فریضہ تبلیغ ادا کریں۔ اگر ہم میں سچا جوش، سچا اخلاص، سچی دیوانگی اور سچی وارفتگی موجود ہے تو ہم خوش قسمت ہیں۔ یہی وہ اوصاف ہیں جن کے بل پر ہم بہت جلد تحریک جدید کے مقصد کو پورا کر کے اسلام اور احمدیت کو ساری دنیا میں غالب کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے ان اوصاف کو برقرار رکھنے اور نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم اسلام کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں کرنے والے ہوں مالی قربانیاں بھی اور جانی قربانیاں بھی۔ ہم بڑھ چڑھ کر اپنے اموال خدمت اسلام کے لئے پیش کریں اور اسی لحاظ میں اپنی زندگیاں بھی وقف کریں تا اسلام دنیا میں غالب آ کر ہمیں اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو کر دے

اس پر اثر خطاب کے بعد آپ نے دعا کرائی اور دعا کرنے سے قبل احباب کو توجہ دلائی کہ وہ ماریشس اور انڈونیشیا کے ابتدائی مبلغین یعنی حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحبؓ حضرت حافظ عبید اللہ صاحب، حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ اور حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ کے لئے جن کے کارنامے جلسے میں بیان کئے گئے ہیں خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کی یہ قربانیاں قبول فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرماتا رہے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چل کر دیوانہ وار خدمت اسلام کی توفیق سے نوازے

اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں سب احباب شریک ہوئے۔ اس طرح یہ بابرکت جلسہ اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوا۔